باب 2

جنگ آزادی 1857ء

سوال: 1857ء کی جنگ آزادی کی سیاسی اور مذہبی وجوہات لکھیے نیز اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟
(1999ء، 2007ء، 2008ء، 2009ء)

- جنگ آزادی کے اسباب بیان کیجئے۔ (2010ء، 2005ء)
- 1857ء کی جنگ آزادی کی پانچ وجوہات تحریر کیجئے۔ (2007ء)
- برصغیر پر جنگ آزادی کے اثرات بیان کیجئے۔ (2011ء)
- جنگ آزادی 1857ء کے سیاسی اور سماجی اسباب بیان کیجیے۔ (2000ء)
- جنگ آزادی 1857ء کے معاشی اور فوجی اسباب تحریر کیجیے۔ (2016ء، 2001ء)

جواب:

جنگ آزادی 1857ء کی وجوہات

جنگ آزادی 1857ء کی سیاسی، معاشی، مذہبی، معاشرتی اور فوجی وجوہات مندرجہ ذیل تھیں:

(1) اصول الحاق:

لارڈ ڈلہوزی 1848ء سے 1856ء تک ہندوستان میں برطانوی گورنر جنرل رہا۔ اس نے برطانوی مقبوضات کو وسعت دینے کے لیے اصول الحاق (Doctrine of Lapse) نافذ کیا۔ اس اصول کے تحت اگر کسی ریاست کا حکمران لاولد مر جاتا تو وہ ریاست برطانوی کمپنی کے تسلط میں چلی جاتی تھی۔ لارڈ ڈلہوزی نے اس اصول کا اطلاق کر کے 1848ء میں ستارہ کی ریاست، 1853ء میں ریاست ناگپور، ریاست جھانسی اور ریاست برار اور 1856ء میں ریاست اودھ کو سلطنت برطانیہ میں شامل کر لیا۔ ریاستوں کے اس غیر قانونی الحاق سے شہزادوں اور عام لوگوں میں بے چینی پھیل گئی۔

(2) مقامی صنعت کی تباہی:

یورپ میں صنعتی انقلاب آ جانے سے صنعت و حرفت میں مشینوں کا استعمال ہو چکا تھا جس کے نتیجے میں اشیاء کم لاگت پر تیار ہو جاتی تھیں۔ یورپ کی مصنوعات ہندوستان میں سستی فروخت ہوتی تھیں۔ اس کے نتیجے میں مقامی صنعت تباہ ہو گئی اور لاکھوں لوگ بیکار ہو گئے۔ خاص طور پر کپڑا بنانے کی صنعت کو سخت نقصان پہنچا۔

(3) نئی زرعی پالیسی:

کمپنی نے ہندوستان میں نئی زرعی حکمت عملی اپنائی۔ زمینداروں سے کہا گیا کہ وہ اپنی ملکیت کا دستاویزی ثبوت فراہم کریں۔ اس طرح بے شمار زمینداروں کو ان کی جائیدادوں اور زمینوں سے محروم کیا گیا۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں ان زمینداروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ زمینوں کے دوامی بندوبست سے زمیندار طبقہ کو بہت نقصان پہنچا۔ اس نظام کے تحت حکومت کے لیے مستقل آمدنی کا اہتمام ہو گیا مگر زمینداروں کو ایک مقررہ مالیہ کی رقم باقاعدگی کے ساتھ خزانہ میں جمع کروانا پڑتی تھی۔ علاوہ ازیں مالیہ کی شرح بہت زیادہ تھی۔ سرکاری اہلکار مالیہ کی وصولی کے لیے ظلم و زیادتی کرتے تھے۔ اس طرح زراعت پیشہ لوگ مشکلات کا شکار ہو گئے۔

(4) برصغیر میں عیسائیت کی تبلیغ:

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انگریزوں نے برصغیر میں عیسائیت کو فروغ دینے کی حکمت عملی اپنائی۔ اس کا اندازہ کمیٹی کے ڈائریکٹر مسٹر مینگلز کی دارالعوام میں کی گئی تقریر سے ہوتا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ

''قدرت نے انگلستان کو ہندوستان کی وسیع سلطنت اس لیے دی ہے کہ اس میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک حضرت عیسیٰ کا پرچم لہرائے۔ تمام ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کے لیے ہر ایک کو بھرپور کوششیں کرنی چاہئیں۔

(5) مذہب سے متصادم قوانین کا نفاذ:

انگریزوں نے برصغیر میں کئی ایسے قوانین نافذ کیے جو کہ اسلام یا ہندومت بنیادی نظریات سے متصادم تھے۔ مثلاً زنا کو ایک سول جرم قرار دیا گیا جب کہ اسلام میں یہ ایک فوجداری جرم ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کی قدیم رسم ستی پر پابندی لگا دی گئی اور بیوہ کی دوسری شادی کا قانون نافذ کیا گیا۔ ان اقدامات نے عوام کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔

(6) ثقافتی ورثے کی تضحیک:

انگریزوں نے برصغیر پر اپنا تسلط قائم کرتے ہی مسلمانوں کے ثقافتی ورثے کو تضحیک کا نشانہ بنایا۔ حالانکہ انگریز اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ مسلمان فاتح عالم تھے اور ان کا ثقافتی ورثہ عظیم تھا۔ لارڈ میکالے کہتا تھا کہ یورپ کی لائبریری میں کتابوں کی ایک الماری مسلمانوں کے تمام ذخیرہ کتب پر فوقیت رکھتی تھی۔

(7) ہندوستانیوں کے ساتھ توہین آمیز سلوک:

برصغیر میں ایک سو سال تک حکومت کرنے کے بعد انگریز خود کو ایک برتر قوم تصور کرتے تھے۔ انہوں نے نسلی امتیاز کی حکمت عملی اختیار کر کے مقامی باشندوں کی توہین کا سلسلہ جاری رکھا۔ سرسید احمد خان نے اس صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ ''ہندوستان کے معزز آدمی کی ایک ادنیٰ یورپین کے سامنے ایسی بھی قدر نہیں کہ جیسی ایک ادنیٰ یورپین کی ایک بڑے ڈیوک کے سامنے۔ یوں سمجھا جاتا ہے کہ ہندوستان میں کوئی بھی معزز آدمی نہیں۔''

(8) فوجی مسائل:

جنگ آزادی سے قبل مقامی سپاہیوں کو چربی والے کارتوس استعمال کرنے کے لیے کہا گیا۔ استعمال سے قبل منہ میں دبا کر ان کارتوسوں پر سے ایک کاغذ اتارنا پڑتا تھا۔ مقامی فوجیوں نے یہ کارتوس استعمال کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہ چربی گائے اور سؤر کی تھی۔

انگریز فوجوں کے مقابلے میں دیسی سپاہیوں کو کم تنخواہ اور مراعات دی جاتی تھیں۔ مقامی سپاہیوں کے مقابلے میں انگریز فوجیوں کی تنخواہیں دس گنا زیادہ تھیں۔ انگریز افسر دیسی سپاہیوں پر بہت سختی کرتے تھے اور معمولی غلطی پر سخت سزا دی جاتی تھی۔

جنگ آزادی کی فوری وجہ:

1857ء کی جنگ آزادی سے کچھ دیر قبل مقامی سپاہیوں کو ایک نئی رائفل دی گئی، جس میں ایسے کارتوس استعمال ہوتے تھے جن پر چربی کی تہہ چڑھی ہوتی تھی۔ ان کارتوسوں کو استعمال کرنے سے قبل منہ میں دبانا پڑتا تھا۔ مقامی سپاہیوں کا خیال تھا کہ یہ چربی گائے یا سؤر کی تھی۔ چنانچہ ہندو اور مسلمان سپاہیوں نے ان کارتوسوں کا استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ انگریز افسروں نے اس بغاوت کو طاقت سے دبانا چاہا مگر یہ آگ تمام چھاؤنیوں اور شہروں میں پھیل گئی۔

جنگ آزادی 1857ء کے واقعات

جنگ آزادی کے شعلے فروری 1857ء میں بھڑک اٹھے۔ اس کے مراکز مندرجہ ذیل تھے:

جنگ آزادی کا آغاز (بارک پور۔ بہرام پور):

1857ء کی جنگ آزادی کا آغاز بارک پور اور بہرام پور کی فوجی چھاؤنیوں سے ہوا۔ سب سے پہلے بارکپور کے مقامی سپاہیوں نے 6

فروری 1857ء کو اعلان بغاوت کا پروگرام بنایا مگر ان کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد بے چینی اور بغاوت کی لہر بہرام پور کی چھاؤنی تک پہنچی اور 26 فروری 1857ء کو رجمنٹ نمبر 19 کے سپاہیوں نے چربی والے کارتوس استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ 29 مارچ کو معاملہ اور زیادہ سنگین صورت حال اختیار کر گیا جب ایک دیسی ہندو فوجی منگل پانڈے نے انگریز افسروں پر گولی چلائی مگر اس کے ساتھی سپاہیوں نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ 18 اپریل کو منگل پانڈے کو پکڑ کر پھانسی دے دی گئی۔ اس طرح جنگ آزادی کی شمع روشن ہو گئی اور یہ جنگل کی آگ کی طرح ملک کے دوسرے بڑے شہروں مثلاً میرٹھ، دہلی، لکھنؤ، بریلی، کانپور، جھانسی اور صوبہ بہار میں پھیل گئی۔

میرٹھ کے واقعات:

جنگ آزادی کا پہلا باقاعدہ منظم مظاہرہ 23 اپریل 1857ء کو میرٹھ چھاؤنی میں کیا گیا جب 85 مقامی فوجیوں نے کرنل سمتھ کے احکامات ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں 8 مئی کو ان سپاہیوں کو دس سال قید کی سزا سنائی گئی۔ تاہم دو دن بعد ان کے ساتھیوں نے جیل پر حملہ کر کے سپاہیوں کو آزاد کرا لیا۔ اس کے بعد یہ انقلابی سپاہی دہلی چلے گئے۔

دہلی کے واقعات:

میرٹھ کے انقلابیوں نے دہلی پہنچ کر شہر پر قبضہ کر لیا۔ بہادر شاہ ظفر کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد بخت خان بریلی سے بھاری جمعیت لے کر دہلی پہنچ گیا۔ اس طرح انقلابیوں کی طاقت میں اضافہ ہو گیا۔ تاہم انقلابی شہر میں نظم و نسق قائم نہ کر سکے اور لوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ انگریزوں کے لیے یہ ایک مشکل دور تھا۔ انہوں نے پنجاب کے سکھوں سے مدد کی اپیل کی۔ سکھوں نے اس آواز پر لبیک کہا اور اپنی روایتی مسلم دشمنی کے جذبہ کے تحت انگریزوں کو سکھ دستے فراہم کر دیئے۔ دہلی میں 12 ہزار انقلابی موجود تھے مگر ان کے پاس خوراک اور اسلحہ کی شدید کمی تھی۔ انگریزوں نے دو غداروں مرزا الٰہی بخش اور حکیم احسان اللہ کے ذریعے دہلی میں بارود کے ذخیرہ کو آگ لگوا دی۔ اس طرح انقلابی گولہ بارود کی بڑی مقدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

جلد ہی جنرل نکلسن پنجاب سے ایک فوج لے کر دہلی پہنچ گیا۔ اس نے شہر کا محاصرہ کر لیا مگر انقلابیوں نے جنرل بخت کی سرکردگی میں سخت مقابلہ کیا۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خوراک و اسلحہ کی کمی اور انگریزوں کی مسلسل گولہ باری سے انقلابیوں کی قوت میں کمی آ گئی اور بالآخر وہ شہر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جنرل بخت خان نے بھاگ کر جان بچائی۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو ہمایوں کے مقبرہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ شہزادوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بہادر شاہ ظفر کو رنگون بھیج دیا گیا۔ جہاں اس نے حالت اسیری میں 1861ء میں 82 برس کی عمر میں وفات پائی۔ آخری مغل تاجدار کو رنگون میں ہی دفن کیا گیا۔

لکھنؤ میں انقلابی سرگرمیاں:

دہلی کے بعد لکھنؤ جنگ آزادی کا ایک بڑا مرکز تھا۔ اودھ کے لوگ انگریزوں کے سخت مخالف تھے۔ آزادی کے شعلے بلند ہوتے ہی لوگوں نے نواب واجد علی شاہ مرحوم کے دس سالہ بیٹے برجیس قدر کو گدی نشین کر کے اس کی والدہ حضرت محل کو ریجنٹ مقرر کیا۔ حیدر آباد کے باشندے صوفی بزرگ احمد اللہ نے بھی لکھنؤ پہنچ کر انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ احمد اللہ کے ہزاروں مریدوں نے انقلابیوں کی قوت میں اضافہ کر دیا۔ انقلابیوں نے حملہ کر کے لکھنؤ میں برطانوی ریذیڈنسی پر حملہ کر کے سر ہنری لارنس کو ہلاک کر دیا۔ کمپنی نے جنرل ہیولاک اور جنرل آؤٹریم کی سرکردگی میں ایک فوج لکھنؤ روانہ کی۔ اسی دوران میں ملکہ حضرت محل اور احمد اللہ شاہ کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے اور وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

برطانوی افواج نے لکھنؤ کا محاصرہ کر لیا۔ ملکہ حضرت محل کے حامیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا مگر شکست کھائی۔ اس طرح لکھنؤ میں انقلابی مزاحمت کا خاتمہ ہو گیا۔

بریلی کے واقعات:

بریلی میں خان بہادر خان کے بیٹے حافظ رحمت خان نے علم آزادی بلند کیا اور روہیل کھنڈ کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ دہلی اور لکھنؤ کی شکست خوردہ افواج نے بریلی پہنچ کر انقلابیوں کی قوت میں اضافہ کر دیا۔ بریلی کے مجاہدین کی مزاحمت کچھ عرصہ جاری رہی مگر بالآخر انگریزوں، سکھوں اور گورکھوں کے دستوں نے ان کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔

کانپور کے واقعات:

کانپور میں نانا صاحب نے انگریزوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔اس نے پیشوا کی حیثیت سے کانپور کے شہر پر قبضہ کرلیا۔انگریزی فوج نے کانپور کا رخ کیا' جب نانا صاحب کو اس کی خبر ملی تو اس نے شہر میں موجود انگریز سپاہیوں کو قتل کروادیا۔کمپنی کی فوج نے کانپور پر قبضہ کرکے مقامی آبادی کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا۔

جھانسی کے واقعات:

جھانسی کی ریاست بھی جنگ آزادی کا ایک اہم مرکز تھی۔رانی لکشمی بائی انگریزوں کے خلاف تھی کیونکہ اسے متبنیٰ بنانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔رانی نے 20 ہزار مجاہدین کے ساتھ انگریزی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔بالآخر جون 1858ء میں اس نے لڑتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور جھانسی پر دوبارہ کمپنی کا قبضہ ہوگیا۔

صوبہ بہار میں انقلابی سرگرمیاں:

صوبہ بہار میں کنور سنگھ کی قیادت میں مجاہدین نے برطانوی دستوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے۔مجاہدین نے آراہ کے مقام پر انگریزی سپاہ کو شکست دی۔تاہم کچھ عرصہ بعد انگریزی افواج صوبہ بہار پر اپنا تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔

سوال: پاکستان میں شامل ہونے والے علاقوں نے جنگ آزادی 1857ء میں کیا کردار ادا کیا؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں شامل ہونے والے علاقوں میں جنگ آزادی

لاہور کا جنگ آزادی میں کردار:

لاہور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت تھا۔1857ء کی جنگ آزادی کے وقت سر جان لارنس پنجاب کا چیف کمشنر تھا اور اس وقت 60 ہزار فوجی متعین تھے جن میں سے 10 ہزار یورپین تھے۔جب 12 مئی کی صبح میرٹھ کے سپاہیوں کے اعلان آزادی کی خبر لاہور پہنچی تو اس وقت سر جان لارنس پنڈی میں مقیم تھا۔اس کی عدم موجودگی میں جوڈیشل کمشنر سر رابرٹ منٹگمری نے انتظامی ذمہ داری سنبھال لی۔برطانوی افواج کا کمانڈر انچیف جنرل این سان شملہ میں تھا۔اس نے شملہ میں مقیم فوج کو انبالہ جانے کا حکم دیا۔وائسرائے ہند لارڈ کیننگ نے جنرل این سان کو فوراً دہلی پر قبضہ کرنے کے لیے کہا کیونکہ جنگ کے طویل ہوجانے کی صورت میں انگریزوں کے لیے مشکلات پیدا ہوسکتی تھیں۔انگریزوں نے 13 مئی کو لاہور میں واقع میاں میر چھاؤنی میں مقیم ساڑھے تین ہزار مقامی سپاہیوں سے ہتھیار لے لئے۔اس طرح لاہور میں مسلح بغاوت کے خطرہ پر قابو پالیا گیا۔

ضلع امرتسر اور گورداسپور کے واقعات:

امرتسر سکھوں کا مذہبی مرکز تھا۔چونکہ سکھ انگریزوں کے وفادار تھے اس لیے یہاں زیادہ شورش کے امکانات نہیں تھے۔تاہم کمشنر لاہور نے ایک یورپی فوجی دستہ امرتسر بھیجا جس نے مقامی سپاہیوں سے ہتھیار لے لیے۔علاوہ ازیں انقلابی رہنماؤں نور محمد خان' محمد شریف' منشی رجب علی اور رادھا کرشن برہمن کو گرفتار کرکے پابند سلاسل کردیا گیا۔ایک سکھ رہنما مہاراج سنگھ نے علم بغاوت بلند کیا مگر اسے بھی گرفتار کرلیا گیا۔امرتسر کی طرح گورداسپور میں بھی چند افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔

جنگ میں سیالکوٹ کا کردار:

سیالکوٹ میں مقامی سپاہیوں نے خزانہ پر قبضہ کرلیا اور جیل سے قیدی رہا کروانے کے بعد گورداسپور کی جانب روانہ ہوگئے مگر برطانوی کمانڈر نکلسن نے ان کا تعاقب کرکے تریموں گھاٹ کے قریب ان کو شکست دی۔گرفتار کئے جانے والے مجاہدین کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

ملتان میں انقلابی سرگرمیاں:

1857ء کی جنگ آزادی کے وقت ملتان میں دو ہندوستانی رجمنٹیں اور چند یورپی سپاہی مقیم تھے۔انگریز افسروں نے بغاوت کی خبر سنتے ہی مقامی سپاہیوں سے ہتھیار لے لیے۔رجمنٹ نمبر 69 کے صوبے دار نادر خان اور اس کے چند ساتھیوں کو بغاوت کے الزام میں گرفتار

کر کے 24 جولائی کو پھانسی دے دی گئی۔

جنگ میں صوبہ سندھ و بلوچستان کا کردار:

صوبہ سندھ میں حریت پسندوں نے 6 ستمبر کو حیدر آباد میں بغاوت کر کے قلعہ و خزانہ پر قبضہ کا پروگرام بنایا مگر یہ راز وقت سے پہلے طشت از بام ہو گیا۔ انگریزوں نے حیدر آباد، کراچی، شکار پور، جیکب آباد اور قلات (بلوچستان) میں مشتبہ افراد کو پکڑا اور پھانسی دے دی۔

صوبہ سرحد کے واقعات:

مئی 1857ء میں نوشہرہ چھاؤنی میں حریت پسندوں نے بغاوت کر دی۔ انگریزوں نے وفادار قبائل کی مدد سے تحریک آزادی کو کچل دیا اور ایک میجر اور صوبے دار کو پھانسی دے دی گئی۔ نوشہرہ کی طرح مردان میں مقیم دیسی سپاہیوں نے آزادی کا پرچم بلند کیا۔ کرنل چیوٹ حریت پسندوں کا مقابلہ کرنے کے لیے پشاور سے مردان پہنچا مگر مجاہدین سوات کی جانب چلے گئے۔ انگریزوں نے تعاقب کر کے بے شمار حریت پسندوں کو ہلاک کیا اور 150 کو گرفتار کر کے تختہ دار پر چڑھا دیا۔

صوبہ سرحد کے دیگر مقامات مثلاً پشاور اور قبائلی علاقے میں بھی مجاہدین نے اعلان آزادی کیا مگر وہ انگریزی فوج کا مقابلہ نہ کر سکے اور گرفتار ہوئے۔ سینکڑوں مجاہدین کو گرفتار کر کے سزائے موت [illegible]۔ خصوصی طور پر صوبہ سرحد میں انقلابی تحریک کامیابی سے نہ چلائی جا سکی کیونکہ افغانستان کے امیر شیر علی نے انگریزوں سے دوستی کا معاہدہ کر لیا تھا۔

سوال: 1857ء کی جنگ آزادی کی واقعات اور ناکامی کی وجوہات بیان کیجئے۔ (2009؛2006ء)

سوال: جنگ آزادی 1857ء کی ناکامی کے اسباب اور اثرات بیان کیجیے۔ (2001؛2002ء)

جواب:

جنگ آزادی 1857ء کی ناکامی کے اسباب

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے اسباب مندرجہ ذیل تھے:

(1) نااہل قیادت
(2) اتحاد کا فقدان
(3) وسائل کی کمی
(4) عوامی حمایت کی کمی
(5) انگریزوں کی تربیت یافتہ فوج
(6) ریاستوں کے حکمرانوں کا عدم تعاون
(7) پنجاب کے سکھوں کا عدم تعاون
(8) غداروں کا کردار
(9) افغانستان کی سردمہری
(10) کریمیا سے انگریزی افواج کی واپسی

(1) نااہل قیادت:

1857ء کی جنگ آزادی کے دوران اگرچہ مجاہدین جذبہ حریت سے سرشار تھے مگر ان کے کمانڈر ناتجربہ کار تھے۔ آخری مغل تاجدار اپنے بڑھاپے اور شاعرانہ مزاج کے باعث افواج کی قیادت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا۔ دہلی میں مغل شہزادے اور بخت خان، جھانسی میں لکشمی بائی، کانپور میں نانا صاحب اور لکھنؤ میں ملکہ حضرت محل تجربہ کار انگریز جرنیلوں مثلاً جنرل نکلسن، جنرل ہاٹسن اور جنرل ہیولاک کا مقابلہ نہ کر سکے۔

(2) اتحاد کا فقدان:

جنگ آزادی کے شعلے بہرام پور میں بھڑکے اور دیکھتے ہی دیکھتے میرٹھ، کان پور، جھانسی، دہلی، شاہجہان پور اور لکھنؤ میں پھیل گئے۔ ان شہروں میں حریت پسندوں نے قلعہ بند ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ ان کو چاہیے تھا کہ وہ اپنی قوت کو ایک جگہ اکٹھی کر کے انگریزوں کا مقابلہ کرتے مگر ان میں اتحاد اور رابطے کا فقدان تھا۔

(3) وسائل کی کمی:

انقلابیوں کے پاس وسائل کی شدید کمی تھی۔ ان کے پاس نہ تو وافر خوراک کا ذخیرہ تھا اور نہ ہی اسلحہ و بارود کی فراوانی تھی۔ انگریزوں نے دہلی میں غداروں کی مدد سے اسلحہ کے ذخیرہ کو آگ لگوا دی تھی۔ وسائل کے بغیر جنگ جیتنا ناممکن ہوتا ہے۔

(4) عوامی حمایت:

1857ء کی جنگ آزادی کو اکثر مؤرخین محض ایک فوجی بغاوت کا نام دیتے ہیں کیونکہ اس کو وسیع پیمانے پر عوام کی تائید و حمایت حاصل نہ تھی۔

(5) انگریزوں کی تربیت یافتہ فوج:

انگریزی افواج تربیت یافتہ اور جدید اسلحہ سے لیس تھیں۔ ان کے مقابلے میں مجاہدین کے پاس نہ تو جدید اسلحہ تھا اور نہ ہی وہ تربیت یافتہ تھے۔

(6) ریاستوں کے حکمرانوں کا عدم تعاون:

ماسوائے اودھ، جھانسی اور کان پور کے حکمرانوں کے ہندوستان کی سینکڑوں ریاستوں کے راجاؤں اور شہزادوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں عملی حصہ نہ لیا۔ اگر اس وقت ساری ریاستوں کے حکمران جنگ میں کود پڑتے تو انگریزوں کے لیے ہندوستان میں ٹھہرنا ناممکن ہو جاتا۔

(7) پنجاب کے سکھوں کا عدم تعاون:

پنجاب کے سکھوں نے حیرت انگیز طور پر 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی بجائے غیر ملکی یورپی حکمرانوں کا ساتھ دیا اور ایک بہت بڑا لشکر دہلی پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا۔ اگر اس نازک موڑ پر سکھ انگریزوں کا ساتھ نہ دیتے تو ملک کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔

(8) غداروں کا کردار:

غداروں نے جنگ آزادی کو ناکام بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ دہلی میں دو غداروں مولوی رجب علی اور حکیم احسان اللہ نے گولہ بارود کے ذخیرے کو آگ لگا دی۔ اسی طرح مرزا الٰہی بخش نے بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کروانے میں مدد دی۔ بریلی کے ہندو رئیس نے دھوکہ دے کر احمد اللہ کو شہید کر دیا۔

(9) افغانستان کی سرد مہری:

افغانستان کے امیر شیر علی نے انگریزوں کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کر لیا تھا، اس لیے جنگ آزادی میں مجاہدین کو افغانستان سے کوئی فوجی اور اخلاقی مدد نہ مل سکی۔

(10) کریمیا سے انگریزی افواج کی واپسی:

1856ء میں جنگ کریمیا ختم ہو گئی۔ ہندوستان میں جنگ آزادی شروع ہو جانے پر انگریز فوج فوراً برصغیر میں پہنچ گئی۔ اس سے انگریز دستوں کو تقویت ملی۔

سوال: کیا 1857ء کی جنگ آزادی بغاوت تھی؟ مختصر بیان کیجیے۔

جواب: **جنگ آزادی یا غدر؟**

مؤرخین کی آراء میں اس بارے میں بہت اختلاف ہے کہ آیا 1857ء کی جدوجہد ایک جنگ آزادی تھی یا کہ محض ہندوستانی سپاہیوں کا برپا کیا ہوا ایک غدر تھا۔ برطانوی اور ہندو مؤرخوں نے اپنے مخصوص قومی مفادات کے پیش نظر اس کو ایک فوجی غدر کا نام دیا ہے۔ مثال کے طور پر اشوک مہتا نے اپنی کتاب ''1857ء.....ایک عظیم انقلاب'' میں لکھا ہے کہ ''سپاہی اس بغاوت کے علمبردار تھے اور انہوں نے ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے صف اول میں جدوجہد کی۔'' ارل سٹینلے نے پہلی بار اس جدوجہد کے لیے غدر کا لفظ استعمال کیا۔ بعد میں میلے سن، رابرٹس، منٹگاف اور سر جان سیلے نے اس کی تائید کی۔ سر جان سیلے کے مطابق یہ جدوجہد ایک غیر محب وطن اور خود غرض فوجی بغاوت تھی جس کو مقامی قیادت اور عوامی حمایت حاصل نہیں تھی۔

تاہم کچھ یورپی اور ہندو مؤرخین نے 1857ء کی جدوجہد کے عوامی، سیاسی اور سماجی پس منظر کو تسلیم کیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر ایس این سین کے مطابق ''کسی بھی عہد میں کسی بھی ملک میں کسی مذہبی یا سیاسی تحریک کو ملک کی ساری آبادی کی حمایت حاصل نہیں ہوتی۔'' اسی طرح ڈاکٹر تارا

چند نے کہا ہے کہ 1857ء کے واقعات کو نہ تو غدر کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی عوامی جنگ آزادی کیونکہ انگریزوں کے خلاف اس جنگ کا محرک قومیت کے جذبات نہیں تھے۔ اشوک مہتا نے بھی تسلیم کیا ہے کہ 1857ء کی بغاوت ایک فوجی بغاوت سے زیادہ تھی کیونکہ یہ ایک سماجی آتش فشاں پھٹنے کے مترادف تھی جس کا محرک بے شمار قومیں تھی۔ آتش فشاں کے پھٹنے کے بعد ملک کا تمام سماجی نقشہ تبدیل ہو گیا۔ ہندو مؤرخ ساورکر نے بھی جنگ کے حوالے سے کئی خفیہ تنظیموں کی نشاندہی کی ہے۔ مثلاً جنگ سے بہت پہلے عظیم اللہ خان نے بیرونی قوتوں سے رابطہ کیا تھا اور نانا صاحب نے پورے ملک میں قاصد بھیجے تھے۔

27 جولائی 1857ء کو وزیراعظم برطانیہ بنجمن ڈسرائیلی نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ بنگالی دستہ کے باغیوں نے صرف فوجی مشکلات کے باعث بغاوت نہیں کی بلکہ عام سیاسی بے چینی کی حمایت میں علم آزادی بلند کیا۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ 1857ء کے واقعات محض ایک اتفاق نہ تھے بلکہ ان کا باقاعدہ ایک سیاسی، سماجی، معاشی اور فوجی پس منظر تھا۔ کمپنی کے ظلم وستم اور عوام دشمن اقدامات کے باعث انتظام کا لاوا عرصہ دراز سے پک رہا تھا جو کہ چربی والے کارتوسوں کے بہانے پھٹ پڑا۔ تاہم انقلابیوں میں رابطوں کی کمی اور قیادت کے فقدان کے باعث جنگ آزادی ناکام ہو گئی۔

سوال: 1857ء کی جنگ آزادی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مسلمانوں پر اس کی ناکامی کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟ (2001ء)

جواب:

جنگ آزادی کی ناکامی کے اثرات اور نتائج

(1) برصغیر پر تاج برطانیہ کی حکومت:

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد حکومت برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے برصغیر کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس طرح ہندوستان کی نوآبادی پر تاج برطانیہ کا راج ہو گیا۔ ملکہ وکٹوریہ کے اعلان 1858ء میں یہ انکشاف کیا گیا۔ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کا انتظام وانصرام کرنے کے لیے ایک انڈیا کونسل اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا کا عہدہ قائم کیا گیا۔ لارڈ کیننگ کو پہلا وائسرائے ہند نامزد کیا گیا۔

(2) انگریزوں کی انتقامی کارروائیاں:

انگریزوں نے 1857ء کے انقلاب آزادی کا بدلہ لینے کے لیے آزادی کی جنگ لڑنے والے والیان ریاست، شہزادوں، جاگیرداروں اور مجاہدین کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا۔ مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر کے رنگون میں نظر بند کر دیا گیا۔ مغل شہزادوں کو گولی ماردی گئی۔ ہزاروں مجاہدین کو تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔

(3) اصول الحاق کا خاتمہ:

جنگ آزادی کے بعد والیان ریاست کو تحفظ کا احساس دلانے کے لیے اصول الحاق کو ترک کر دیا گیا۔ ریاستوں کے حکمرانوں کو لاولد ہونے کی صورت میں اپنے متبنیٰ نامزد کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

(4) یورپی سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ:

جنگ آزادی کے بعد برطانوی حکومت نے برصغیر میں یورپی سپاہیوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ ایک لاکھ چالیس ہزار مقامی سپاہیوں کے مقابلے میں گورے سپاہیوں کی تعداد 65 ہزار کر دی گئی۔ اس طرح دو اور ایک کی نسبت قائم ہو گئی۔ توپخانہ مکمل طور پر گورے سپاہیوں کی دسترس میں رکھا گیا۔

(5) مسلمانوں پر ظلم وستم:

انگریزوں نے 1857ء کے واقعات کی ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال دی۔ حکومت مسلمان قوم کو اپنے اقتدار کے لیے خطرہ سمجھتی تھی، اس لیے اس نے مسلمانوں پر بے حد ظلم وستم کیا۔ بے شمار مسلمان رہنماؤں کو پھانسی دے دی گئی۔ ان میں جھجھر، بلب گڑھ، فاروق نگر اور فاروق آباد کے نواب اور درجنوں شہزادے شامل تھے۔ مسلمانوں سے ان کی جاگیریں چھین لی گئیں اور ملازمتوں سے نکال دیا گیا۔ اس طرح مسلم قوم

معاشی بدحالی کا شکار ہوگئی۔

(6) زرعی پالیسی پر نظر ثانی:

جنگ کے بعد انگریزوں کو اپنی غلط زرعی پالیسی کا احساس ہوا۔ حکومت نے بندوبست دوامی میں نرمی پیدا کر دی اور زمینداروں کو زمین کی ملکیت کا حق دے دیا۔

(7) مسیحی مشنریوں کی آزادی:

1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد حکومت ہند نے مسیحی مشنریوں کو تبلیغ کی عام اجازت دے دی۔ جنگ آزادی میں فتح کو اسلام پر عیسائیت کی فتح قرار دیا گیا۔

(8) نوکر شاہی کی بالادستی:

سول سروس کے افسران کو ملک میں وسیع اختیارات حاصل ہو گئے۔ انہوں نے حکومت کی پالیسیوں کو نافذ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اضلاع میں ڈپٹی کمشنروں کو تمام انتظامی و عدالتی اختیارات حاصل تھے۔

سوال: قانون ہند 1858ء پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

قانون ہند 1858ء

1857ء کے المیہ کے بعد حکومت برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے برصغیر پاک و ہند کا کنٹرول لینے کے لیے پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش کیا۔ لارڈ پامرسٹن نے یہ بل پیش کرتے ہوئے کہا:

''ہمارے سیاسی نظام کا اصول ہے کہ تمام انتظامی امور کے ساتھ پارلیمنٹ کے سامنے وزارت کی ذمہ داری بھی ہو مگر حکومت ہند میں اختیارات ایسی باڈی کے پاس ہو جو پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ نہیں اور جو تاج برطانیہ کی بجائے ایسے افراد کی منتخب کردہ ہے جن کا ہندوستان کے ساتھ اس سے زیادہ تعلق نہیں کہ وہ اتنے حصوں کے مالک ہیں۔''

کمپنی کی مخالفت کے باوجود برطانوی پارلیمنٹ نے بل منظور کر لیا اور ملکہ برطانیہ نے 2 اگست 1858ء کو اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے جس سے اس کو قانون حکومت ہند 1858ء کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اس قانون کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے:

1- ایکٹ کی رو سے ہندوستان پر ملکہ برطانیہ کی حکومت قائم ہوگئی۔ وائسرائے ہند کو ملکہ کے نام پر حکومت چلانے کا اختیار دے دیا گیا۔
2- ایکٹ نے کمپنی کے تشکیل کردہ بورڈ آف کنٹرول اور کورٹ آف ڈائریکٹرز توڑ دیئے اور ان کے اختیارات سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا اور اس کی کونسل کو تفویض کر دیئے۔
3- سیکرٹری آف سٹیٹ کو ہندوستان کے انتظام و انصرام کا ذمہ دار قرار دے دیا گیا۔ وہ برطانوی کابینہ کا رکن تھا اور اپنی تنخواہ برطانیہ کے خزانہ سے لیتا تھا۔
4- انڈیا کونسل 15 اراکین پر مشتمل تھی اور اس کو برصغیر کے تمام سول اور فوجی ملازمین پر کنٹرول حاصل تھا۔ کونسل کے اجلاس ہفتہ میں دوبار ہوتے تھے جن کی صدارت سیکرٹری آف سٹیٹ کرتا تھا۔
5- ہندوستانی فنڈز کو ملک سے باہر فوجی کارروائیوں پر استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔
6- ایکٹ میں کہا گیا کہ ہندوستان کے انتظام و انصرام کی تاج برطانیہ کو منتقلی کا اعلان ملکہ برطانیہ کریں گی۔

سوال: ملکہ وکٹوریہ کا اعلان 1858ء پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

ملکہ وکٹوریہ کا اعلان 1858ء

وائسرائے ہند لارڈ کیننگ نے یکم نومبر 1858ء کو الہ آباد میں منعقدہ ایک دربار میں ملکہ وکٹوریہ کا اعلان پڑھ کر سنایا۔ اس کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے:

1- ہم نے خدا کی مہربانی، ایوان بالا کے امراء، ایوان عام کے مشورہ اور مرضی سے ہندوستان کی مقبوضات کی حکومت کا انتظام خود سنبھال لئے

کا فیصلہ کیا ہے۔

-2 ہم ہندوستان کی ریاستوں کے حکمرانوں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ کمپنی نے ان کے ساتھ جو معاہدے کیے تھے ہم ان پر عمل درآمد کریں گے۔

-3 ہم ہندوستان میں اپنی مقبوضات میں مزید وسعت کے قائل نہیں۔

-4 ہم اپنی دیگر رعایا کی طرح ہندوستانی مقبوضات کے مقامی باشندوں کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں گے۔

-5 ہم عیسائیت کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں' تاہم ہم اعلان کرتے ہیں کہ دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر اپنے عقائد مسلط نہیں کریں گے۔

-6 ہماری خواہش ہے کہ ہماری رعایا اپنی قابلیت اور ایمانداری کی بنیاد پر سرکاری ملازمت پر فائز کی جائے۔

سوال: قانون مجالس ہند 1861ء پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

قانون مجالس ہند 1861ء

حکومت برطانیہ نے 1861ء میں قانون مجالس ہند منظور کیا جس کے ساتھ برصغیر میں آئینی اصلاحات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس قانون کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے:

-1 وائسرائے ہند کی انتظامی کونسل کے اراکین کی تعداد چار سے بڑھا کر پانچ کر دی گئی۔

-2 ہندوستانی افواج کے کمانڈر انچیف کو مجلس انتظامیہ کا خصوصی رکن بنا دیا گیا۔

-3 کونسل میں زائد ارکان کی تعداد چھ سے بارہ تک زیادہ کر دی گئی۔ ان اراکین کی نصف تعداد کا غیر سرکاری ہونا ضروری تھا۔ اراکین کا تقرر گورنر جنرل کرتا تھا۔

-4 گورنر جنرل کو ہنگامی حالات میں آرڈی نینس جاری کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

-5 گورنر جنرل کی منظوری کے بغیر کوئی بل قانون کا درجہ اختیار نہیں کر سکتا تھا۔

-6 کونسل کے زائد اراکین کو قرارداد پیش کرنے یا سوالات کرنے کا اختیار نہیں تھا۔

-7 تمام صوبوں میں کونسلیں بنادی گئیں۔

......☆......

حصہ معروضی

❑ **ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔**

-1 **جنگ آزادی 1857ء کا منصوبہ بارک پور کے سپاہیوں نے بنایا۔ اس کے تحت منظم بغاوت کامیاب نہ ہوئی۔ تاہم ایک ماہ بعد ایک برہمن سپاہی منگل پانڈے نے ایک انگریز سارجنٹ پر گولی چلائی۔ یہ گولی کس تاریخ کو چلائی گئی؟**

(الف) 22 مارچ (ب) 26 مارچ (ج) **29 مارچ ✓** (د) 30 مارچ

-2 **24 اپریل 1857ء کو کس انگریز جنرل نے میرٹھ کے سپاہیوں کو پریڈ کرنے کا حکم دیا اور نئے کارتوسوں کی ٹریننگ دینا چاہی؟**

(الف) جنرل ڈلہوزی (ب) جنرل سمتھ ✓ (ج) جنرل ولزلے (د) جنرل وائٹ

-3 **1857ء میں فوجی عدالت نے میرٹھ کے 85 سپاہیوں کو کتنے سال بامشقت کی سزا دی؟**

(الف) دس سال ✓ (ب) بارہ سال (ج) چودہ سال (د) پندرہ سال

-4 **1857ء کی جنگ آزادی کے آغاز میں کس شہر کی انقلابی فوج سب سے پہلے مئی 1857ء میں دہلی پہنچی؟**

(الف) لاہور (ب) جھانسی (ج) کان پور (د) **میرٹھ ✓**

-5 **لکھنؤ کے انقلابیوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں شاہی خاندان کے ایک شہزادے برجیس قدر کیلئے لکھنؤ کی بادشاہت کا اعلان**

کردیا۔ بتایئے برجیس قدر کی اس وقت عمر کتنی تھی؟

(الف) دس سال ✓ (ب) بیس سال (ج) تیس سال (د) چالیس سال

6- بتایئے بریلی کے مقام پر 1857ء کی جنگ آزادی کے آغاز میں انقلابیوں نے کس کو تخت پر بٹھایا؟

(الف) رحمت خان (ب) بخت خان (ج) بہادر خان ✓ (د) احمد اللہ

7- 1857ء کی جنگ آزادی میں مرہٹہ سردار نانا صاحب نے کس شہر میں انقلاب کی سرکردگی کی؟

(الف) بریلی (ب) کان پور ✓ (ج) جھانسی (د) دہلی

8- 1857ء کی جنگ آزادی میں جھانسی کے شہر میں انقلاب کی قیادت ایک رانی نے کی۔ بتایئے اس کا نام کیا تھا؟

(الف) تارابائی (ب) جودھابائی (ج) جانکی بائی (د) لکشمی بھائی ✓

9- 1857ء کی جنگ آزادی میں فریڈرک کوپر کس شہر کا ڈپٹی کمشنر تھا؟

(الف) امرتسر (ب) گورداسپور ✓ (ج) میرٹھ (د) لکھنؤ

10- 1857ء کی جنگ آزادی کے آغاز میں صوبے دار ناہر خان اور اس کے ساتھیوں کو کس شہر میں گرفتار کر کے پھانسی کی سزا دی گئی؟

(الف) ملتان ✓ (ب) لاہور (ج) امرتسر (د) بریلی

11- جنوری 1858ء میں انقلابی سردار احمد خان کھرل کو کس شہر کے قریبی جنگل میں مقابلہ کر کے مارا گیا؟

(الف) کلکتہ (ب) ملتان (ج) ساہیوال ✓ (د) دہلی

12- 1857ء کی جنگ آزادی میں رجمنٹ 55 نے مردان میں سرکشی اختیار کی۔ بتایئے پشاور سے کون سا کرنل بغاوت کی سرکوبی کے لیے مردان پہنچا؟

(الف) کرنل ڈگلس وائٹ (ب) کرنل روز (ج) کرنل چیوٹ ✓ (د) کرنل ولزلے

13- بتایئے 1857ء کی جنگ آزادی میں ملکہ حضرت محل نے کس شہر میں انقلابیوں کی قیادت کی؟

(الف) میرٹھ (ب) جھانسی (ج) کلکتہ (د) لکھنؤ ✓

14- 1857ء کی جنگ آزادی میں پنجاب کے سکھوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟

(الف) اقتدار کی خواہش (ب) مسلم دشمنی ✓ (ج) انگریزوں سے دوستی (د) انگریزوں کا خوف

15- کس شہر میں مولوی رجب علی نے انقلابیوں کے ساتھ غداری کی؟

(الف) جھانسی (ب) میرٹھ (ج) امرتسر (د) دہلی ✓

16- 1857ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو دہلی میں کس مقام سے گرفتار کیا گیا؟

(الف) شاہی قلعہ (ب) بادشاہی مسجد (ج) ہمایوں کا مقبرہ ✓ (د) شاہی محل

17- ریاست اودھ پر قبضہ کرنے کے بعد انگریزوں نے کتنے دیسی سپاہیوں کو برطرف کیا؟

(الف) 40ہزار (ب) 60ہزار ✓ (ج) 70ہزار (د) 80ہزار

18- 1857ء کی جنگ آزادی سے پہلے دیسی سپاہیوں نے نئے کارتوس استعمال کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ:

(الف) یہ انگلستان کے بنے ہوئے تھے (ب) ان کا استعمال مشکل تھا (ج) ان پر سؤر کی چربی لگی ہوئی تھی ✓ (د) ان کے پھٹ جانے کا خدشہ تھا

19- جنگ کریمیا کے اختتام پر انگریزی فوج ہندوستان آ گئی۔ بتایئے جنگ کریمیا کس سن میں ختم ہوئی؟

(الف) 1854ء (ب) 1855ء (ج) 1856ء ✓ (د) 1857ء

20- ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کب ختم ہوئی؟

(الف) 1880ء (ب) 1857ء ✓ (ج) 1900ء (د) 1947ء

-21 جنگ آزادی کے بعد پہلا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کب بنا؟

(الف) دسمبر 1857ء (ب) اگست 1858ء ✓ (ج) اگست 1861ء (د) جنوری 1862ء

-22 آخری مغل بادشاہ کون تھا؟

(الف) بابر (ب) اکبر (ج) بہادر شاہ ظفر ✓ (د) جہانگیر

-23 1857ء کی جنگ آزادی کا آغاز کس شہر سے ہوا؟

(الف) میرٹھ ✓ (ب) دہلی (ج) کلکتہ (د) لکھنؤ

-24 اس بندوق کا نام بتائیے جس میں چربی والے کارتوس استعمال ہوتے تھے؟

(الف) تھری ناٹ تھری رائفل (ب) انفیلیڈ رائفل ✓ (ج) رائفل (د) بندوق

-25 انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر کو جلاوطن کر کے کہاں بھیجا؟

(الف) برطانیہ میں (ب) سری لنکا میں (ج) رنگون میں ✓ (د) نیپال میں

-26 لارڈ ڈلہوزی نے اصول الحاق (Doctrine of Lapse) کا اطلاق کب کیا؟

(الف) 1850ء (ب) 1852ء (ج) 1851ء (د) 1848ء ✓

-27 کلکتہ کے کس پادری نے 1855ء میں سرکاری ملازمین کو مراسلہ ارسال کیا کہ چونکہ سارے ہندوستان میں ایک حکومت قائم ہو گئی ہے اس لیے مذہب بھی ایک ہونا چاہئے عیسائیت قبول کرلو؟

(الف) پادری ایڈمنڈ ✓ (ب) پادری جوزف (ج) پادری ہیرلیسن (د) پادری البرٹ

-28 1608ء میں کس مغل بادشاہ نے انگریزوں کو اپنی تجارتی کوٹھی قائم کرنے کی اجازت دی؟

(الف) شہنشاہ بابر نے (ب) جہانگیر نے ✓ (ج) شہنشاہ اکبر نے (د) ہمایوں نے

-29 1857ء کی جنگ آزادی کے وقت صوبہ پنجاب کا چیف کمشنر کون تھا؟

(الف) لارڈ پامرسٹن (ب) لارڈ کیننگ (ج) سر جان لارنس ✓ (د) سر منٹگمری

-30 رجمنٹ 32 کے ایک برہمن فوجی نے ایک انگریز سارجنٹ پر گولی چلا دی اس برہمن فوجی کا نام کیا تھا؟

(الف) منگل پانڈے ✓ (ب) مدہن لال (ج) لاجپت رائے (د) ہریجن راؤ

❑ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے۔

سوال 1: جنگ پلاسی کے بارے میں مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: جنگ پلاسی 1757ء میں لڑی گئی۔ اس جنگ میں انگریزوں نے بنگال کے نواب سراج الدولہ کو شکست دی۔ اس جنگ میں نواب کے سپہ سالار میر جعفر نے غداری کی اور انگریزوں سے مل گیا۔

سوال 2: سب سڈی ایری سسٹم پر روشنی ڈالیے۔

جواب: سب سڈی ایری سسٹم لارڈ ویلزلی نے ہندوستان میں نافذ کیا۔ اس کی رو سے ریاست کا حکمران انگریزوں کی بالادستی وحفاظت کو قبول کر لیتا تھا اور اپنے دارالحکومت میں برطانوی ریذیڈنٹ اور مختصر انگریزی فوج رکھتا تھا۔ نظام حیدر آباد نے اس سسٹم کو سب سے پہلے قبول کیا مگر ٹیپو سلطان نے اسے رد کر دیا۔

سوال 3: اصول الحاق کیا تھا؟ اس کے تحت انگریزوں نے اپنے توسیع پسندانہ عزائم کو کس طرح پروان چڑھایا؟ ان ریاستوں کے نام بتائیے جو انگریز حکومت نے اس نظام کے تحت اپنے قبضہ میں لے لیں۔

جواب: لارڈ ڈلہوزی نے اصول الحاق نافذ کیا۔ اس کے تحت جب کسی ریاست کا حکمران لاولد مر جاتا تھا تو یہ ریاست برطانوی ایسٹ انڈیا

کمپنی کے تحت چلی جاتی تھی۔ اس نظام کے تحت انگریزوں نے آٹھ ہندوستانی ریاستیں ستارہ، جھانسی، سنبھل پور، جیت پور، کرناٹک، تنجور، ناگپور اور اودھ اپنی سلطنت میں شامل کر لیں۔

سوال4: جنگ آزادی 1857ء کی ایک فوری وجہ یہ تھی کہ انگریز حکومت نے دیسی سپاہیوں کو نئے کارتوس استعمال کرنے کا حکم دیا مگر اکثر سپاہیوں نے ان کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

جواب: دیسی سپاہیوں نے نئے کارتوسوں کو استعمال کرنے سے اس لیے انکار کر دیا کیونکہ ان پر چربی چڑھی ہوئی تھی جس کے بارے میں یہ خیال تھا کہ یہ گائے یا سؤر کی چربی تھی۔ کارتوس پر لگے ہوئے موٹے کاغذ کو پہلے منہ سے الگ کرنا پڑتا تھا۔

سوال5: جھانسی کی رانی لکشمی بائی انگریز حکومت کے خلاف کیوں تھی؟

جواب: رانی کو اپنی متبنیٰ نامزد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

سوال6: انگریز حکومت نے ابتدا میں انگریز مشنریوں کو عیسائیت کے پرچار کی اجازت نہیں دی تھی مگر 1813ء کے بعد مشنریوں کو سرکاری سرپرستی دے دی گئی۔ اس طرح عیسائی پادری کھل کر تبلیغ کرنے لگے۔ بتایئے کہ پادری ایڈمنڈ نے 1855ء میں جو خطوط سرکاری ملازمین کو لکھے' ان کا مقصد کیا تھا؟

جواب: پادری ایڈمنڈ نے سرکاری ملازمین کو کہا کہ وہ عیسائیت قبول کر لیں۔

سوال7: بکسر کی لڑائی 1764ء میں لڑی گئی۔ اس میں انگریزوں نے نواب بنگال' اودھ اور مغل بادشاہ کی متحدہ افواج کو شکست دی۔ اس فتح کے بعد انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کرنے کو ممکن خیال کیا۔ بتایئے کہ اس لڑائی میں کس مغل حکمران نے حصہ لیا؟

جواب: شاہ عالم ثانی۔

سوال8: 1857ء کی جنگ آزادی میں پنجاب کے سکھوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟

جواب: سکھ مسلمانوں کے سخت خلاف تھے۔ وہ مسلم حکومت کی بجائے انگریز حکومت کو ترجیح دیتے تھے۔

سوال9: جنگ آزادی کے دوران انقلابیوں نے بہادر شاہ ظفر کو دہلی کے تخت پر بٹھا دیا مگر وہ شکست کھا گیا اور گرفتار کیا گیا۔ وہ کس جگہ سے گرفتار کیا گیا؟

جواب: بہادر شاہ ظفر کو ہمایوں کے مقبرے سے گرفتار کیا گیا۔

سوال10: وفات کے وقت بہادر شاہ ظفر کی عمر کتنی تھی؟

جواب: 82 سال۔

سوال11: اس نئی بندوق کا نام بتایئے جو متنازعہ کارتوس چلانے کے لیے سپاہیوں کو دی گئی؟

جواب: 1856ء کے آخر میں ایک نئی قسم کی بندوق ''انفیلڈ'' استعمال کرنے کا آغاز ہوا۔

سوال12: جنگ آزادی کے بعد ہندوستان کی کس حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا؟

جواب: جنگ آزادی کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت ختم کر دی گئی۔

سوال13: سر ہیوروز کی فوج کا مقابلہ کس ریاست کی رانی نے حصہ لیا؟

جواب: سر ہیوروز کی سرکردگی میں انگریزی فوج ریاست جھانسی کی رانی لکشمی بائی کے مقابلے پر آئی رانی نے بڑی جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور میدان جنگ ہی ماری گئی۔

سوال14: تانتیا ٹوپے نے میدان جنگ سے بھاگ کر کہاں پناہ لی تھی؟

جواب: نانا صاحب کا سپہ سالار تانتیا ٹوپے اپنی شکست دیکھ کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا اور اپنے ایک پرانے ساتھی مان سنگھ کے پاس پناہ لی مگر مان سنگھ نے غداری کی اور تانتیا ٹوپے کو انگیریزوں کے حوالے کر دیا۔

سوال15: تاج برطانیہ کا پہلا وائسرائے کون بنایا گیا؟

جواب: جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد برصغیر براہ راست تاج برطانیہ کے ماتحت ہو گیا۔ گورنر جنرل کو وائسرائے کا نام دیا گیا اور لارڈ کیننگ کو پہلا وائسرائے مقرر کیا گیا۔

......☆......☆......☆......

www.downloadclassnotes.com